۹۰۸۰
۳۸/۱۰/۱۲

darulifta darululoom

From: Mahmood Ul hasan <free2mahmood@yahoo.com>
Sent: Tuesday, July 11, 2017 12:08 AM
To: darulifta darululoom
Subject: Re: متحیرہ کے مسئلے میں مذہب حنبلی پر فتوی

print

On Monday, July 3, 2017 3:42 AM, darulifta darululoom <daruliftadarululoom@gmail.com> wrote:

-----Original Message-----
From: = [mailto:786anasraheem@gmail.com]
Sent: Sunday, July 2, 2017 11:28 PM
To: daruliftadarululoom@gmail.com
Subject: متحی ر ہ ک ے مسئل ے می ں مذہب حنبلی پر فتوی

السلام علیکم!
مستحاض ہ متحی ر ہ ک ے مسئل ے می ں امام احمد ک ے قول پر فتوی دی ن ے کی گنجائش ہ ے؟ جبک ہ اس ے اپنی سابق ہ عادت غالب گمان س ے ب ھی معلوم ن ہ ہو. بر اہ کرم توجہ مطلوب ہ ے. امداد الاحکام می ں ہ ے: فر ای نا الافتاء بقول احمد فی ھا اولی و ای سر ج ۱ ص ۳۷۱

السلام علیکم!

مستحاضہ متحیرہ کے مسئلے میں امام احمد کے قول پر فتوی دینے کی گنجائش ہے؟ جبکہ اسے اپنی سابقہ عادت غالب گمان سے بھی معلوم نہ ہو. براہ کرم توجہ مطلوب ہے. امداد الاحکام میں ہے: فراینا الافتاء بقول احمد فیھا اولی وایسر ج ۱ ص ۳۷۱

دار الافتاء
فتوی نمبر ۱۱/۱۸۹۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون ملہم الصواب

مستحاضہ متحیرہ یعنی جس مستحاضہ کو خونِ استحاضہ مسلسل جاری ہے، اور اسکو اپنی سابقہ عادت (کے ایام اور زمانہ) بھی بالکل یاد نہیں، اسکے لئے اصل حکم یہ ہے کہ وہ تحری کرے یعنی خوب غور وفکر اور سوچ بچار کرکے اپنی عادت کے ایام اور زمانہ یاد کرنے کی کوشش کرے کہ اسکی عادت کیا تھی اور اگر استحاضہ کا خون جاری ہونے کا وقت اور ابتدا بھی یاد نہ ہو تو اسکے بارے میں بھی خوب سوچ بچار کرکے اسکو یاد کرنے کی کوشش کرے، اگر غور وفکر سے کسی طرح یہ گمانِ غالب ہوجائے کہ حیض کی عادت اتنے دن تھی اور فلاں وقت سے تھا تو اس صورت میں اس گمانِ غالب کے مطابق عمل کرے اور اب اپنے آپ کو معتادہ سمجھے اور معتادہ کے احکام کے مطابق نماز و روزے پر عمل کرے۔ اور اگر سوچ و بچار کے بعد بھی گنتی اور وقت یاد نہ آئے اور گمانِ غالب کی حد تک وہ اپنی عادت کے ایام کی گنتی اور وقتِ ابتدا متعین نہیں کرسکتی مثلاً باوجود تحری کے کسی جانب ظنِ غالب قائم نہ ہو بلکہ شک باقی رہے تو اس صورت میں احناف کا اصل مذہب یہ ہے کہ جن ایام کے بارے میں متحیرہ کو یقین یا ظنِ غالب ہوجائے کہ یہ ایامِ حیض ہیں، ان میں نماز چھوڑ دے گی اور جن ایام کے بارے میں یقین یا ظنِ غالب ہوجائے کہ یہ ایامِ طہر ہیں ان میں ہر نماز کے لئے وضو کرکے نماز پڑھیگی۔ اور جن ایام کے بارے میں یہ شک ہو کہ یہ حیض کے ایام ہیں یا طہر کے یا دخول فی الحیض کے تو جب تک یہ شک باقی رہے ان میں بھی ہر نماز کے لئے وضو کرکے نماز پڑھتی رہیگی۔ اور جن ایام کے بارے میں یہ شک ہو کہ یہ طہر ہے یا حیض یا خروج من الحیض ہے تو جب تک خروج من الحیض کا شک باقی رہے ان میں ہر نماز کے لئے غسل کریگی۔

اصل مذہبِ احناف اس بارے میں یہی ہے اور جو عورت آسانی سے اس پر عمل کرسکتی ہے اسکے لئے یہی حکم ہے۔ لیکن چونکہ عام حالات میں اس تفصیل کے مطابق عمل کرنا بہت مشکل ہے خصوصاً ہمارے زمانے کی عورتوں کے لئے اس لئے جس عورت کو اس تفصیل کے مطابق عمل کرنے میں حرج ومشقت ہو وہ اگر حنابلہ کے مذہب کے مطابق ہر ماہ چھ یا سات دن (جو بھی اسکے گمانِ غالب ہو) حیض شمار کرکے اسکے مطابق عمل کرلے تو اسکی بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے جیساکہ حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی امداد الاحکام میں مذہبِ حنابلہ کے مطابق فتویٰ دینے اور عمل کرلینے کو زیادہ آسان اور بہتر فرمایا ہے۔

كما فى امداد الاحكام جلد 1 الصفحة ٣٧٠:

قلت وهذا هو مذهب الحنفية فى المضلة والعلم به والعمل عسير جدا لنساء زماننا فرأينا الافتاء [illegible] بقول أحمد فيها أولى وأيسر وهو ما ذكره ابن قدامة فى المغنى بما نصه :" فان كانت لها أيام نسيتها فانها تقعد ستا أو سبعا في كل شهر" .وقوله ستا أو سبعا الظاهر أنه ردها الى اجتهادها ورأيها فيما يغلب على ظنها أنه اقرب الى عادتها أو عادة نسائها الخ -----**واللہ اعلم بالصواب**

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۱/۱۸۴۹
مورخہ ۲۲/۱۰/۱۴۳۸ھ

احقر شاہ محمد تفضل علی
[signature]
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۱/شوال المکرم /۱۴۳۸ قمری
16-07-2017

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف عفا اللہ
مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۲۱/شوال المکرم /۱۴۳۸ قمری
16-07-2017